اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
۱۲ر ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱ر
یوم شنبہ

جلد ۴۵ | ۱۲ر وفا ۱۳۳۵ھش | ۲۱ر جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ر جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا

”طبیعت اچھی ہے۔ الحمد“

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۸ جولائی کو سوا چھ بجے شام مری سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ اہل بیت میں سے سیدہ ام متین صاحبہ۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ صاحبزادہ امۃ المتین صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بیگم صاحبہ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لائے ہیں علاوہ ازیں خدام میں سے محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ اور عبد اللطیف خان صاحب بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں مری سے ربوہ آئے ہوئے ہیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۰ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی پرسوں بتاریخ ۱۸ جولائی لاہور سے ربوہ واپس تشریف لائے تھے۔ لاہور میں طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی تھی۔ مگر یہاں آکر نماز عصر کے بعد پھر حرارت زیادہ ہوگئی۔ اور کل شام کو نفخ اور انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے کافی بے چینی رہی۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امریکہ نے اسوان بند کی تعمیر کے لئے مالی امداد کی پیشکش واپس لے لی

مالی امداد کے لئے حکومت مصر کے ساتھ از سر نو بات چیت ضروری ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ کا اعلان

واشنگٹن ۲۰ر جون۔ امریکہ نے اسوان بند کی تعمیر کے لئے مالی امداد کی جو پیشکش کی تھی۔ وہ اب واپس لے لی ہے۔ کل مصری سفیر جناب احمد حسین سے ملاقات کے بعد امریکی دفتر خارجہ کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا کہ موجودہ حالات میں امریکہ کے لئے اسوان بند کی تعمیر میں حصہ لینا ممکن نہیں ہے۔ اعلان میں مزید واضح کیا گیا کہ پیشکش واپس لینے سے امریکہ اور مصر کے دوستانہ تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس کا دونوں کے باہمی تعلقات پر نہ کوئی اثر پڑا ہے نہ پڑ سکتا ہے۔

کل لندن میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانیہ نے اسوان بند کی تعمیر کے سلسلہ میں جس امداد کا وعدہ کیا تھا اس کے لئے ضروری ہے کہ مصر کے ساتھ از سر نو بات چیت کی جائے۔ کیونکہ اس وقت سے اب تک حالات کافی بدل چکے ہیں۔ اب امداد کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے حالات کا جائزہ لینا پڑے گا۔ اس لئے نئے سرے سے بات چیت کرنا ضروری ہے۔

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی نماز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھائی

ایک پُر معارف خطبہ پڑھنے اور اجتماعی دعا کرانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا

ربوہ ۲۰ر جولائی۔ کل یہاں عید الاضحیٰ کی نماز صبح سات بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ بعدہ حضور نے ایک نہایت پرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنے اور اسوۂ ابراہیمی پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی۔ خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا

ربوہ میں ۱۰ر ذوالحجہ کو مختلف احباب کی طرف سے تقریباً سوا سو قربانیاں کی گئیں۔ جنرل پریذیڈنٹ صاحب ربوہ کی زیر ہدایت ایک خاص نظام کے ماتحت تمام گھروں میں گوشت پہنچایا گیا۔ بعض احباب کی طرف سے آج اور کل بھی قربانیاں کی جائیں گی

برطانوی دارالعوام میں قبرص کے سوال پر اعتماد کا ووٹ منظور ہو گیا

لندن ۲۰ر جولائی۔ گذشتہ رات مسٹر انتھونی ایڈن کی حکومت نے قبرص کے سوال پر اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ اعتماد کی تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر نو آبادیات مسٹر سلوان لائڈ نے قبرص کے بارے میں حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی۔ اور دفاعی انتظامات میں قبرص کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حزب اختلاف نے بحث کے دوران حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش عملاً ترک کر دی ہے۔

یوگوسلاویہ نے امریکی امداد منظور کر لی

بلغراد ۲۰ جولائی۔ یوگوسلاویہ نے سیلاب زدگان کے لئے امریکی امداد منظور کر لی ہے۔

لارڈ ریڈکلف نے قبرص کا دورہ شروع کر دیا

نکوسیا ۲۰ر جولائی۔ برطانیہ کے آئینی ماہر لارڈ ریڈکلف نے قبرص کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے انہیں قبرص کے لئے نیا آئین تیار کرنے کے سلسلے میں اسپیشل کمشنر کے طور پر مقرر کیا ہے۔

مسجد لنڈن میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

تقریب میں لنڈن کے میئر صاحبان کے علاوہ متعدد ممالک کے سفارتی نمائندوں کی شرکت

لنڈن (بذریعہ تار) مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الاضحیٰ کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی اس تقریب میں چار سو سے زائد احباب شریک ہوئے۔ نماز عید کے بعد امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان نے اسلام میں قربانی کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر خطبہ دیا۔ تمام حاضرین کی پاکستانی کھانوں سے تواضع کی گئی۔

آخر میں جناب شاہ دیمو نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ مشرق و مغرب کو باہم متحد کرنے اور مغرب کے لوگوں کو اسلام کی بے مثال خوبیوں سے آگاہ کرنے میں نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ دیگر حضرات میں کے علاوہ اس تقریب میں لنڈن کے سات میئر صاحبان۔ نیز روس۔ ہندوستان۔ آسٹریا جرمنی۔ سیلون۔ بلغاریہ اور افریقی ممالک کے سفارتی نمائندے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء

باہمی تنازعات

قسط دوم

اگرچہ دستور کا مسئلہ تو اب طے ہو چکا ہے۔ اور یہ امر خوش کن ہے۔ کہ علماء حضرات کا یہ گروہ بھی اب مصلحت وقت کے پیش نظر مطمئن نظر آتا ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ جہاں تک دستور میں اسلامی دفعات کا تعلق ہے۔ بعض علماء حضرات جو مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ حکومت صرف ہمارے ہاتھ میں آگئی ہے۔ اور ہم اسلام کے نام پر خدائی فوجداری کر سکتے ہیں۔

ان دفعات کی وجہ سے سب سے خطرناک بات یہ ہوئی ہے۔ کہ ہر فرقہ کے دل میں اپنے فرقہ کی تعداد بڑھانے کی آرزو پیدا ہو گئی ہے۔ جس نے مختلف فرقوں کے باہمی تصادم کو اور بھی زیادہ کر دیا ہے۔ مثلاً بریلویوں کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ ہماری تعداد پہلے ہی زیادہ ہے۔ دوسرے فرقوں خاصکر دیوبندیوں کو پچھاڑنے کا یہی موقعہ ہے۔ تاکہ ہمارے فرقہ کے لوگ زیادہ سے زیادہ برسر اقتدار آئیں۔ اور ہم اپنے تصور اسلام کے مطابق یہاں کے اسلامی قوانین بنائیں۔ اور یہاں ایسی فضا پیدا ہو۔ کہ ہمارے خیالات کو زیادہ سے زیادہ پنپنے کا موقعہ حاصل ہو۔

ان تنگ نظر لوگوں نے دستور کی ان جمہوری دفعات کو جو ہمارے نزدیک اسلامی روح کی ہی ترجمان ہیں۔ عملاً بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ جن میں ہر خیال اور ہر مذہب کے پیرو کو ہر قسم کے حقوق یکساں طور پر تفویض کئے گئے ہیں۔ اور افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ باہمی تنازعات میں اسلام کے درخشاں اصول لا اکراہ فی الدین پر عمل کرنے کی بجائے الٹا ایک دوسرے کو زک دینے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ سوا فساد فی الارض کچھ نہیں نکل سکتا۔ جیسا کہ فی الواقعہ نکل رہا ہے۔

بہرحال اگر وہ لوگ جو یہ سمجھے ہوئے ہیں۔ کہ سیاست پر ہاتھ مارنے کے بغیر اسلام ترقی نہیں کر سکتا۔ بجائے سیاسی انجمنوں میں وقت ضائع کرنے کے سچے جوش اور دیانتداری سے کم از کم اسلامی فرقوں کو لا اکراہ فی الدین کے قرآنی اصول پر پابندی کرانے کے لئے جدوجہد کریں تو اسلام کی حقیقی خدمت کر سکتے ہیں۔ ہم مدیر المنیر کی اس سعی کی قدر کرتے ہیں۔ کہ وہ مختلف فرقوں کے علمائے کرام کو باہم رواداری برتنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور وہ خواہشمند ہیں۔ کہ باہمی اختلافات ایسی صورت نہ اختیار کریں۔ کہ علمائے کرام کی ہوا ہی جاتی رہے۔ اور غیر اسلامی خیالات پاکستان پر قابض ہو جائیں۔ مگر انہیں پہلے اپنے دل سے اس کام کو شروع کرنا چاہیئے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے دل کو ہر فرقہ بندی کے خیال سے پاک کریں۔ اگر وہ کسی فرقہ کے خلاف جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خود اپنے دل میں بغض و کینہ رکھیں گے۔ اور اس کے برخلاف نعرہ بازی کو جائز سمجھیں گے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ خود تفرقہ و تشتت کو ہوا دے رہے ہیں۔ اور ان کی تلقین ایسی ہی ہے جیسی کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ ایسی صورت میں خواہ وہ منہ سے کتنا بھی اتحاد و اتفاق اور رواداری کا شور مچائیں۔ وہ بجائے مفید ہونے کے سخت نقصان دہ ثابت ہوگا۔

انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ آخر بریلوی اور دیوبندی کیوں آپس میں دست و گریبان ہیں۔ یا شیعہ سنی کیوں لڑتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اپنے تصور اسلام کے مطابق دوسروں کو امت محمدیہ سے باہر سمجھتا ہے۔ اگر مدیر محترم بھی کسی فرقہ کو اپنے تصور اسلام کی رو سے امت محمدیہ سے باہر سمجھتے ہیں۔ تو ان کی پوزیشن بھی وہی ہے۔ جو بریلویوں۔ دیوبندیوں اور شیعہ سنیوں کی ایک دوسرے کے متعلق ہے۔ اور وہ خود بھی اسی غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ جس پر چلنے سے وہ دوسروں کو منع کرتے ہیں۔

ہمیں افسوس سے صاف صاف لفظوں میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ مدیر محترم نے احمدیوں کے متعلق وہی رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ جس سے وہ علمائے کرام کو منع کرتے ہیں۔ اور ہر وقت احمدیوں کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ المنیر کی اسی اشاعت میں انہوں نے "ربوہ کی سیر" کے عنوان سے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اسی جذبہ کے ماتحت لکھا ہے۔ اگرچہ بظاہر انہوں نے احراری وغیرہ لوگوں کے رویہ کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔
"ہم دیانتداری سے یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ قادیانیت اس مملکت کے داخلی اور خارجی دونوں وجوہ سے سخت ترین خطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔"

یہی یا اسی قسم کے الفاظ مودودی صاحب کی جماعت کے متعلق اس کے مخالف کہتے ہیں۔ اور دیوبندی بریلویوں اور بریلوی دیوبندیوں کے خلاف کہتے ہیں۔ یہی یا اسی قسم کی نعرہ بازی ہے۔ جو ملک میں دینی فسادات کا باعث ہے۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ جب تک مدیر المنیر اور ان کے ہم خیال احمدیت کے خلاف اس قسم کا پراپیگنڈا ترک نہیں کریں گے۔ وہ اپنے اتحاد و اتفاق کے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جتنا بھی وہ احمدیت کے خلاف نعرہ بازی کریں گے۔ اتنی ہی ان کی اپنی جماعت کے خلاف بھی مخالفت بڑھتی چلی جائے گی۔ جیسا کہ انہیں اب تک تجربہ ہو جانا چاہیئے۔

کردنی خویش آمدنی پیش

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو بمقام قادیان منعقد ہوگا

(از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان بجائے کرسمس کی تعطیلات میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہونے کے دسہرہ کی تعطیلات میں مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جلسہ کی تاریخوں میں یہ تبدیلی جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مشورہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کی گئی ہے۔ اور اس میں علاوہ موسم کے آرام کے سرکاری تعطیلات کی سہولت اور جلسہ سالانہ ربوہ سے مختلف تاریخیں ہونے کی وجہ سے دونوں جلسوں میں شمولیت کے موقع کے اور کئی فوائد بھی مدنظر رکھے گئے ہیں۔

امید ہے۔ کہ احباب اپنی دنیوی اور انفرادی ضروریات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اس عظیم الشان روحانی اجتماع میں جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں احمدیت کے دائمی مرکز میں ڈالی گئی تھی۔ جوق در جوق شریک ہوں گے۔ اور ابراہیم ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور آپ کے روحانی طیور میں شامل ہوتے ہوئے اس مرکزی اجتماع میں شامل ہوں گے۔ اور اپنی روحوں کو جلا اور ایمانوں کو تازگی دیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگوں کا کام ہے۔ کہ سال میں کم سے کم ایک دفعہ قادیان آئیں۔ اور یہاں آکر ان امور پر غور کریں۔ جو آپ لوگوں کی بہتری کے لئے ضروری ہیں۔ اور آپ کی ترقی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ .... پس جب آپ لوگ (قادیان سے ہو کر) واپس جائیں۔ تو ہر احمدی کے کان میں یہ بات ڈالیں کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان چلنے کی کوشش کرے۔ اور دوران سال میں بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ زور سے قادیان آتے رہیں۔ جیسا کہ تقسیم سے پہلے آتے تھے۔"

اب میں اس تحریک کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیہ کلمات پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی ان دعاؤں کا مستحق بنائے۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔"

نوٹ:۔ اکتوبر میں یہاں موسم معتدل ہوتا ہے۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ دوست بچھانے کے لئے توشک اور اوڑھنے کے لئے کمبل وغیرہ لائیں۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قربانی اور اس کے نتائج

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسلام اور عیسائیت میں خاص مقام ہے۔ آپ کے ایک بیٹے حضرت اسحٰقؑ اسرائیلی سلسلہ کے مورث اعلیٰ ہیں اور دوسرے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔

بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس وقت وعدہ فرمایا تھا جبکہ حضرت ابراہیمؑ کی کوئی اولاد نہ تھی کہا۔

"اب آسمان کی طرف نگاہ کر۔ اور ستاروں کو گن۔ اگر تو انہیں گن سکے۔ اور اسے کہا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی"

حضرت ہاجرہؓ سے فرشتہ نے کہا کہ:۔

"میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا" (پیدائش ۱۶/۱۰-۱۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا:۔

"میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا"

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا پر حضرت اسمٰعیلؑ کے بارے میں فرمایا:۔

"اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا۔ اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا" (پیدائش ۱۷/۱۸-۲۰)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت الٰہی بشارت سے ہوئی ان کا نام خود اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ اور ان کی والدہ اور ان کے والد سے علیحدہ علیحدہ طور پر خدا نے انہیں بڑھانے، ترقی دینے برکت بخشنے اور برومند کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے اپنے دائمی عہد کا ایک نشان مقرر فرمایا جو ختنہ ہے یہ نشان عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے صرف مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیت نے اس نشان کو مٹا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس عہد کو توڑ ڈالا جو حضرت ابراہیمؑ سے اُن کے اور ان کی اولاد کے بارے میں خدا تعالیٰ نے باندھا تھا۔

اس وقت اسلام اور عیسائیت میں نقطۂ خلاف یہ ہے کہ اسلام کی رو سے ابراہیمی وعدوں اور برکات میں حضرت اسحٰقؑ کے ساتھ حضرت اسمٰعیلؑ بھی شریک ہیں۔ اور عیسائیت کہتی ہے کہ حضرت اسمٰعیل ان وعدوں اور ان برکات سے محروم ہیں۔ پولوس رسول گلتیوں کے نام اپنے خط میں لکھتا ہے:۔

"یہ لکھا ہے کہ ابراہیمؑ کے دو بیٹے تھے ایک لونڈی سے دوسرا آزاد سے۔ مگر لونڈی کا لڑکا جسمانی طور پر اور آزاد کا لڑکا وعدہ کے سبب سے پیدا ہوا۔ ان باتوں میں تمثیل پائی جاتی ہے اس لئے کہ یہ عورتیں گویا دو عہد ہیں۔ ایک کوہ سینا پر کا جس سے غلام ہی پیدا ہوتے ہیں وہ ہاجرہ ہے اور ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے اور موجودہ یروشلم اس کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنے لڑکوں سمیت غلامی میں ہے" (گلتیوں ۴/۲۲-۲۵)

عیسائیوں کو یہ مسلّم ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے ہیں۔ مگر ان کا یہ الزام ہے کہ وہ چونکہ لونڈی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے ان کی پیدائش جسمانی طور پر ہے وعدہ کے طور پر نہیں ہے۔ یہ الزام واقعات کے لحاظ سے بھی غلط ہے کیونکہ اوّل تو حضرت ہاجرہؓ لونڈی نہ تھیں بلکہ مصر کی شہزادی تھیں جنہیں شاہ مصر نے ازراہ تواضع حضرت ابراہیمؑ کی "باندی" کہہ کر ان کے عقد میں دیا تھا۔ دوم سوال تو حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے ہونے کا ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت تو اللہ تعالیٰ کے دوہرے وعدے سے ہوئی تھی جیسا کہ اوپر کے حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے عمومی وعدہ فرمایا اور پھر ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ سے فرمایا اور لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ حتیٰ کہ اس کا نام بھی قبل از پیدائش فرما دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے بچے کا وہی موعود نام رکھا۔ سوم عملاً عہد کے لئے جو نشان حضرت ابراہیمؑ سے مقرر کیا گیا تھا وہ نسل اسمٰعیل میں آج تک موجود ہے جبکہ عیسائی لوگ اس نشان کو یہ کہہ کر ترک کر چکے ہیں کہ:۔

"میں پولوس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا" (گلتیوں ۵/۲)

چہارم اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:۔

"میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملکیت ہو اور میں ان کا خدا ہونگا" (پیدائش ۱۷/۸)

اس سے ظاہر ہے کہ نسل ابراہیم کے لئے ارض کنعان وعدہ کی علامت ہے۔ جب صدہا برس سے ارض کنعان حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کے قبضہ میں ہے تو صاف ثابت ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ موعود فرزند ہیں۔ وہ اور ان کی اولاد ابراہیمی وعدوں اور برکات کی مستحق ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ صدہا سال سے نسل اسحٰق یعنی بنی اسرائیل روحانی برکات سے سراسر محروم ہیں۔ ان میں انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے افضال ان کے لئے بند ہو چکے ہیں اور مادی طور پر بھی ارض کنعان ان کی ملک سے نکل گیا ہے اور دوسری طرف نسل اسمٰعیلؑ روحانی اور جسمانی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نسل ابراہیم میں سے ایک عہد حضرت اسحٰقؑ اور ان کی اولاد سے تھا۔ اور دوسرا عہد حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی اولاد سے تھا۔ عرصہ دراز سے نسل اسمٰعیل متروک رہی اس لئے اس کو مخاطب کرتے ہوئے خداوند نے فرمایا تھا کہ:۔

"اے بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے للکار۔ تو جو حاملہ نہ ہوئی تھی۔ نغمہ سرائی کر اور خوشی سے چلّا۔ کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے" (یسعیاہ ۵۴/۱)

اور اب نسل اسمٰعیل کی نوبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہی خاتم النبیین یعنی جملہ نبیوں کا سردار مبعوث فرمایا اور اسے رہتی دنیا تک کے لئے کامل شریعت دی اور اب ہر قسم کے روحانی انعامات کے دروازے حضرت اسمٰعیلؑ کی نیک اولاد پر کھلے ہیں۔ درحقیقت یہ سب امور اس عظیم الشان قربانی کے نیک ثمرات ہیں جو حضرت اسمٰعیلؑ نے بارگاہ رب العزت میں پیش فرمائی تھی۔

بائیبل نے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کا نقشہ جس محرفانہ انداز میں پیش کیا ہے وہ پیدائش باب ۲۱ آیت ۹-۲۱ میں بالفاظ ذیل درج ہے:۔

"اور سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا جو ابرہام سے ہوا تھا ٹھٹھے مارتا ہے۔ تب اس نے ابرہام سے کہا۔ اس لونڈی کو اور اس کے بیٹے کو نکال دے۔ کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مخلوق کے ظاہر اور باطن پر خدا تعالیٰ کے عجیب تصرفات

"اے دوستو۔ اے پیارو! خدا کی جناب بڑی قدرتوں والی جناب ہے۔ دعا کے وقت اس سے نومید مت ہو۔ کیونکہ اس ذات میں بے انتہا قدرتیں ہیں۔ اور مخلوق کے ظاہر اور باطن پر اس کے عجیب تصرف ہیں۔ سو تم نہ منافقوں کی طرح بلکہ سچّے دل سے دعائیں کرو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ بادشاہوں کے دل خدا کے تصرف سے باہر ہیں؟ نہیں بلکہ ہر ایک امر اس کے ارادہ کے تابع اور اس کے ہاتھ کے نیچے ہے۔ سو تم اگر وفادار ہو تو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرو۔ اور صبح کو اٹھ کر دعائیں کرو۔ اور جو لوگ اس بات کے مخالف ہوں ان کی پروا نہ کرو۔ چاہیئے کہ ہر ایک بات تمہاری صدق اور صفائی سے ہو اور کسی بات میں نفاق کی آمیزش نہ ہو۔ تقویٰ اور راست بازی اختیار کرو اور بھلائی کرنیوالوں سے سچے دل سے بھلائی چاہو تا تمہیں خدا بدلہ دے۔ کیونکہ انسان کو ہر نیکی کے کام کا نیک بدلہ ملے گا" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۳۲)

پر ابرہام کو اس کے بیٹے کے باعث یہ بات نہایت بُری معلوم ہوئی۔ اور خدا نے ابرہام سے کہا۔ کہ تجھے اس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث بُرا نہ لگے۔ جو کچھ سارا تجھ سے کہتی ہے۔ تو اس کی بات مان۔ کیونکہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔ اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا۔ اس لئے کہ وہ تیری نسل ہے۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی۔ اور اسے ہاجرہ کو دیا۔ بلکہ اسے اس کے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اس کے حوالہ کر کے اسے رخصت کر دیا۔ سو وہ چلی گئی۔ اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔ اور جب مشک کا پانی ختم ہو گیا۔ تو اس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ اور آپ اس کے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی اور کہنے لگی۔ کہ میں اس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں۔ سو وہ اس کے مقابل بیٹھ گئی۔ اور چلا چلا کر رونے لگی۔ اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی۔ اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے پکارا۔ اور اس سے کہا اے ہاجرہ۔ تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خدا نے اس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے۔ اس کی آواز سن لی ہے۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔ اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال۔ کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں۔ اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا۔ اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑا ہوا۔ اور بیابان میں رہنے لگا۔ اور تیر انداز بنا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے اس کے لئے بیوی لی۔"

یہ اقتباس حضرت سارہؓ کے اخلاق کے بارہ میں کچھ اچھا تاثر پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے اسے اس رنگ میں قابل تسلیم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال اس سے سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیلؑ کی بے کسی۔ بے بسی اور توکل علی اللہ ظاہر ہے پھر یہ بھی واضح ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے قربان ہونے والی ماں اور اس کے ننھے بچے کو غیر معمولی سامانوں کے ذریعہ سے بچا لیا۔

صحیح البخاری میں یہ واقعہ خالص قربانی کے رنگ میں بیان ہوا ہے۔ وہ کنواں جس کا ذکر بائیبل کے حوالہ میں ہے۔ وہ زمزم ہے۔ اور وادئ فاران مکہ کی وادی ہے۔ اسی جگہ پر باذن الٰہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؓ اور ان کے شیر خوار بچے اسماعیلؑ کو چھوڑا تھا۔ قرآن مجید اور احادیث اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے زمزم کے کنوئیں کی طرف رہنمائی کر کے اس جگہ آبادی کے سامان پیدا کر دیئے۔ مصر جانے والے قافلے وہاں ٹھیرنے لگے۔ اور مکہ آباد ہو گیا۔ اور پھر دنیا میں اول بیت وضع للناس کی اساس کو استوار کیا جانے لگا۔ حضرت ابراہیمؑ گاہے گاہے فلسطین سے اس کشت دعا و توکل کو لہلہاتے دیکھنے کے لئے آتے تھے۔

انہی دنوں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خدا کے گھر کو مکمل کیا۔ اور اس وقت خداوند تعالےٰ نے انسانی قربانی کی قدیم رسم کو بند کروانے کے لئے حضرت ابراہیمؑ کو خواب دکھائی۔ کہ وہ اپنے پلوٹھے اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ ہونہار بچے نے اپنی گردن قربانی کے لئے پیش کرتے ہوئے کہا۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللّٰہ من الصابرین۔ ابا جان آپ کو جو حکم ہے۔ آپ کر گزریں۔ میں انشاء اللہ صبر اور حوصلہ سے کام لوں گا۔

باپ بھی آمادۂ ذبح ہے۔ اور بیٹا بھی سراپا قربانی بن رہا ہے۔ روحانیت کا یہی نقطہ تھا۔ جو مطلوب تھا۔ فوراً حکم ہوا۔ یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذالک نجزی المحسنین۔ اے ابراہیمؑ! آپ خواب پورا کر چکے۔ بیٹا ذبیح اللہ بن چکا ہے۔ آپ نے اسے بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ کر پہلے ہی ذبح کر دیا تھا۔ انسانی قربانی کے پرانے طریق کو بند کیا جاتا ہے۔ اور اولاد کو دین کے لئے وقف کر کے قربانی کے دروازے کو کھولا جاتا ہے۔

خدا کا گھر خانہ کعبہ تکمیل پذیر ہوا۔ قربانیوں کا طریق جاری ہوا۔ اور حج کا اعلان کیا گیا۔ اور لوگ جوق در جوق چاروں اطراف سے خانۂ خدا میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ عرب جو حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ کی ذریت ہیں۔ آج تک اس قربانی کو یاد رکھ رہے ہیں۔ اور مسلمان دنیا بھر میں پھیل جانے کے باوجود ہر سال حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ہزاروں ہزار سلام ہوں حضرت ہاجرہ رضؓ پر حضرت ابراہیمؑ پر۔ اور حضرت اسماعیلؑ پر اور بے شمار سلام اور برکات ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

یہ ہے ہمارے حج کی یادگار اور یہ ہیں حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں کے نتائج۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

درخواست دعا:۔ والد ماجد حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور چچا صاحب بعارضہ ضیق النفس بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دار الشفاء ریحوک تھانہ گوجرانوالہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ مذہبی جماعت ہے۔ سیاسی نہیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء

خدام الاحمدیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع کے خاص خاص کوائف درج ذیل ہیں۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ان کے مطابق ابھی سے تیاری کر کے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شامل ہوں۔

(۱) **انتخاب نائب صدر:۔** امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب ہوگا۔ یہ انتخاب شوریٰ کے پہلے اجلاس میں ہوگا۔ موقعہ پر مناسب احباب کے نام پیش کئے جائیں گے۔ نمائندگان اس سلسلہ میں اپنی اپنی مجالس سے مشورہ کر کے آئیں۔ اور اس کے مطابق ووٹ دیں۔

(۲) **شوریٰ:۔** حسب سابق امسال بھی شوریٰ کے تین اجلاس ہوں گے۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اگر مجالس کوئی تجاویز بھجوانا چاہیں۔ تو ان کو پہلے اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کریں۔ اور اس کے بعد انہیں معین الفاظ میں مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز میں تجاویز کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۵۶ء ہے۔

(۳) **علمی اور ورزشی مقابلے:۔** حسب سابق اس سال بھی علمی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔ جن کی معین فہرست ایک ہفتہ تک شائع کر دی جائیگی۔

(۴) **نمائندگان:۔** اجلاس شوریٰ اور انتخاب نائب صدر میں مجالس کے صرف نمائندگان حصہ لے سکیں گے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد میں ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ لیکن اگر قائد خود شامل نہ ہو رہا ہو۔ تو اس صورت میں وہ اپنی جگہ کسی دوسرے کو نامزد نہیں کر سکتا۔ شوریٰ کے نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا ضروری ہے۔

(۵) **اطفال:۔** خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال کا اجتماع بھی انہی تاریخوں میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہوگا۔ جس کی تفصیلات بعد میں علیحدہ نوٹ کی شکل میں شائع کر دی جائیں گی۔

(۶) **بجٹ:۔** سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ کی طرف سے آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ پیش ہوگا۔ اس کے لئے جملہ مجالس کو بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ مجالس بہت جلد انہیں پُر کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مرکزی بجٹ تیار ہو سکے۔

(۷) **چندہ سالانہ اجتماع:۔** اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور سالانہ اجتماع کا چندہ جلد تر وصول کر کے ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں تا کام نہ رکے۔

سالانہ اجتماع ہمارے لئے ایک قسم کا ریفریشر کورس ہے۔ جس میں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر تربیت حاصل کرتے ہیں۔ ہر خادم کی خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اس اجتماع میں ضرور شریک ہو۔ کیونکہ اجتماع کی دیگر برکات کے علاوہ سب سے بڑی برکت یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام سے خطاب فرماتے ہیں۔

اور

یہی سب سے بڑی نعمت اور برکت ہے۔ جو ہمیں اس موقعہ پر ملتی ہے۔ پس خدام کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے آقا کا قرب حاصل کریں۔ اور اس قیمتی موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ہم خدام ہیں۔ اور خادم وہی ہے۔ جو اپنے آقا کے قریب رہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

زرعی تجربات

(۲)

از ملک غلام احمد صاحب عطاء ایم۔ ایس سی انچارج تجرباتی فارم محمد آباد اسٹیٹ سندھ

سابقہ صوبہ سندھ کے کوہستانی علاقہ میں بولاخان خشک ریت کی پہاڑی پر واقع ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جہاں کا پیاز بہت مشہور ہے۔ یہاں اوسطاً ۱۲ انچ بارش ہوتی ہے۔ پیاز کی کاشت عام طور پر کنوؤں پر ہوتی ہے۔ جن کا پانی شیریں ہے کاشت مروجہ طریق کے مطابق ہی ہوتی ہے یعنی تخم پیاز کو پہلے نرسری میں بو کر پنیری تیار کی جاتی ہے۔ جسے تیار شدہ کھیتوں میں چھ چھ انچ کے فاصلہ پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔

پیاز کی فصل دو سے تین ماہ تک تیار ہو جاتی ہے۔ تیار شدہ فصل کی گٹھیوں کو تھرپارکر اور حیدرآباد وغیرہ اضلاع میں ستمبر کے آخر اور اکتوبر کے شروع میں کاشت کیا جاتا ہے۔ دو سال تک ہم اس طریق پر اپنے فارم میں پیاز کاشت کرتے رہے ہیں۔ یہ پیاز جنوری اور فروری کے مہینوں میں تیار ہوتا ہے۔ جب اور کسی قسم کا پیاز مارکیٹ میں نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اس کا نرخ اچھا ہوتا ہے۔ ہمارے فارم میں پیاز کا تجربہ بہت کامیاب رہا ہے اس کے ذریعے اچھی آمدنی کی وجہ اس کے تیار ہونے کا موسم ہے۔ جب سردیوں کی وجہ سے اس کے گلنے سڑنے کا امکان کم ہوتا ہے اور زمیندار ذخیرہ کرنے کے اخراجات سے بچ جاتا ہے جس کے برداشت کرنے کی طاقت ہر زمیندار میں نہیں ہوتی۔ عام زمیندار نقصان کے خوف سے گرمیوں کا پیاز ذخیرہ کرنے کی بجائے سستے داموں فروخت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

انتخاب و تیاری زمین

زمین کا انتخاب کرتے وقت اس کی نوعیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ہمارے دو سالہ تجربہ کے مطابق نرم زمین (Sandy loam) پیاز کے لئے موزوں ترین ہے۔ تیاری کے ۱۰ سے ۱۲ بار یک ہل دئے جائیں اور اتنی ہی مرتبہ سہاگہ کا استعمال کیا جائے۔ تاکہ زمین کی مٹی باریک اور بھربھری ہو جائے۔ ہم نے پیاز والی زمین میں ۱۲ ہل اور ۲۴ سہاگے دئے تھے۔

کھاد و طریق کاشت

خوب گلی ہوئی گوبر کی کھاد فی ایکڑ ۲۰ گاڑیاں ڈالنی چاہئیں۔ کمزور زمین میں ایک سے دو من تک امونیم سلفیٹ سے بھی اچھا اثر پڑتا ہے تیار شدہ زمین میں کاشت کرنے سے قبل ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر ایسی کھیلیں تیار کرنی چاہیئے۔ جن کی موٹائی اور درمیانی فاصلہ ایک ایک فٹ ہو۔ ان پر پیاز پانی کی سطح سے اتنا اونچا لگانا چاہیئے کہ پانی کے چھونے کا امکان نہ رہے۔ یہ احتیاط نہایت ضروری ہے۔ ورنہ گرمی کے سبب پانی چھونے سے پیاز گل جائے گا۔

تخم

درمیانے سائز کے ۲۰ سے ۲۵ من پیاز فی ایکڑ بطور تخم استعمال کرنے چاہئیں۔ ہم نے اپنے فارم پر ۲۲ ½ من فی ایکڑ تخم ڈالا تھا۔ باریک یا زیادہ موٹا پیاز تخم کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔

سوکھی کھیلوں میں پیاز لگا کر فوراً بعد پانی لگا دینا چاہیئے۔ دوسرا پانی وتر آنے پر دیا جائے۔ اس کے بعد جب فصل سوکھتی نظر آئے اسے پانی دیا جائے۔ عام طور پر چھ سے آٹھ مرتبہ پانی دیا جاتا ہے۔ دسمبر کے آخر میں جب فصل پکنے کے قریب آئے تو پانی کی مقدار کم دینی چاہیئے۔

فلائی۔ گوڈائی وغیرہ

دوسرے تیسرے پانی کے بعد گوڈائی شروع کرنی چاہیئے۔ گھاس اور جڑی بوٹیاں نکال کر جڑوں کے ساتھ مٹی لگا دینی چاہیئے۔ اور فصل کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنا چاہیئے۔ اس فصل کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے پیاز کی ڈنٹھلوں کا بروقت کاٹنا نہایت ضروری ہے۔ اگر انہیں بروقت توڑ دیا جائے تو پیاز کی گولائی اور موٹائی پوری نہیں ہوتی گٹھلیاں بے ڈھنگی اور چھوٹی رہ جاتی ہیں اور پیداوار بہت کم نکلتی ہے۔ جونہی ڈنٹھل اوپر نکلے اسے جڑ سے توڑ دیا جائے۔ موجودہ زیر کاشت میں ہم نے پیاز کی چار دفعہ گوڈائی کی۔

پیاز کی فصل جب پکنے کے قریب آئے تو باقی بچھ نکیر (seed beams) شمال کی طرف جھکا دینی چاہئیں تاکہ سورج کی گرمی پیاز کی گٹھیوں پر پوری طرح پڑ سکے۔ اور فصل جلد تیار ہو جائے

پیداوار

عام طور پر پیاز کی ایک گٹھی بونے سے ۶-۷ گٹھیاں بنتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دس گٹھیاں دیکھی گئی ہیں۔ عام پیداوار فی ایکڑ ۱۷۰ من سے ۲۴۰ من رہتی ہے۔ ہماری اوسط پیداوار ۲۰۰ من اور زیادہ سے زیادہ ۳۰۰ من تک ہوئی ہے۔

اس جنس کا نرخ امسال ۸ سے ۱۶ روپے فی من رہا۔ ہمارے کاشت کردہ پانچ ایکڑ پیاز کی مجموعی آمد ۱۲۵۷۸/۳/- روپے ہوئی۔ یعنی فی ایکڑ ۲۵۱۵/۹/۶ روپے

اس کے بالمقابل زمین کی تیاری۔ کھاد گوڈائی۔ آبپاشی۔ ڈنٹھل تڑوائی اور بیل کی بٹیوں وغیرہ پر کل ۲۴۵۵/- روپے خرچ ہوا یعنی ۴۹۱/- فی ایکڑ۔ یعنی ایک ایکڑ سے خالص بچت ۲۰۲۴/۱/- روپے اور پانچ ایکڑوں سے ۱۰۱۲۳/۳ روپے ہوئی۔

ہمارا یہ تجربہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا ہے۔ جسے ہم تمام فارموں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں

پانچ ایکڑ پیاز کی کاشت پر جو خرچ ہوا ہے

اسکی تفصیل درج ذیل ہے

مد		روپے
(۱) تیاری زمین ۱۲ ہل در -/۳ فی ایکڑ	=	۱۸۰ — ۰ — ۰
۲۴ سہاگے در ۴/۱ ”	=	۱۵۰ — ۰ — ۰
کھیلیں بنوائی -/۶ ”	=	۳۰ — ۰ — ۰
(۲) کاشت (پیاز لگوائی) -/۳۰ ”	=	۱۵۰ — ۰ — ۰
(۳) تخم پیاز ۲۵ من فی ایکڑ در -/۱۲ فی من	=	۱۵۰۰ — ۰ — ۰
(۴) گوڈائیاں ۴ در -/۹ فی ایکڑ	=	۱۸۰ — ۰ — ۰
(۵) آبپاشی کل ۸ مرتبہ ۴/۱/- ”	=	۵۰ — ۰ — ۰
(۶) کھدائی پیاز -/۱۵ فی ایکڑ	=	۷۵ — ۰ — ۰
(۷) کٹائی و صفائی پیاز -/۸ ”	=	۴۰ — ۰ — ۰
(۸) کھاد (صرف ۴ ایکڑ میں ڈالی گئی) -/۲۵ فی ایکڑ	=	۱۰۰ — ۰ — ۰
کل اخراجات پانچ ایکڑ	=	۲۴۵۵ — ۰ — ۰ روپے

امید ہے۔ کہ زمیندار احباب ہمارے اس تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے

(مرسلہ وکالت زراعت تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے متعلق دو باتیں

(از مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے متعلق مفصل رپورٹ تو انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر میں یوم والدین اور اولڈ بوائز کے مشترکہ مجوزہ اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ سر دست میں صرف دو ضروری باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل۔ تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو معلوم ہے کہ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے لئے زیادہ مناسب یہ ہوتا ہے کہ ایک طالب علم ایک ہی سکول میں نہم اور دہم دونوں جماعتوں میں پڑھے۔ اس سے وہ تعلیمی لحاظ سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر تربیت کے اعتبار سے بھی یہ ضروری ہے کہ جس قدر لمبا عرصہ کوئی طالب علم مرکز میں رہے اتنا ہی زیادہ وہ مرکزی نظام سے مستفیض ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض دوست اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور بجائے اس کے کہ اپنے بچے کو جماعت نہم بلکہ اس سے بھی پہلی جماعتوں میں ہمارے پاس بھجوائیں ہماری طرف اس وقت رُخ کرتے ہیں جب ان کا بچہ میٹرک میں بری طرح فیل ہو جاتا ہے یا ان کو باہر کے سکولوں میں داخلہ میں دقت پیش آتی ہے۔ یا ان کا بچہ اخلاقی لحاظ سے ناقابل اصلاح ہو جاتا ہے۔ ان میں سے بعض دوست تو قومی ادارہ میں اپنا حق سمجھ کر بطور احسان بغیر دریافت کئے کہ ہمارے پاس جگہ بھی ہے یا نہیں بچہ کا سارٹیفکیٹ لے کر تشریف لے آتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ اسے جماعت دہم میں ضرور داخل کر لیا جائے۔ اگر وہ اپنے مرکزی سکول کی نیک شہرت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر اپنے بچوں کو ایسے وقت میں یہاں بھجوایا کریں کہ ہمیں ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مناسب وقت مل سکے۔ تنگ وقت میں کمزور طلباء کو مرکز میں بھجوانے سے آپ خود ایک لحاظ سے قومی مفاد کو نقصان پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔

دوسری چیز ہمارے ہاں سٹاف کی کمی ہے۔ بالخصوص ٹرینڈ عملہ کی۔ ہماری طرف سے دو سال سے اعلان ہو رہا ہے کہ مرکز سلسلہ میں کام کرنے کی خواہش رکھنے والے اساتذہ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ لیکن اس کا ابھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ تربیت یافتہ اور موزوں اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ ذاتی منفعت کے خیال کو قومی فائدہ پر ترجیح دیں اور قربانی کر کے دینی خدمت پیش کریں۔ یہ پیشکش ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کی نیت اور اخلاص کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔

اس ضمن میں میں جماعت کے عہدیداروں اور اولڈ بوائز سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اگر ان کے حلقہ یا علم میں ایسے اساتذہ موجود ہوں جن کے وجود سے سکول کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو وہ ان کو یہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ مرکزی سکول کی مشکلات دور کرنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

اسلام پر اعتراضات کے جواب — رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا تازہ ایشوع

Islam and Modren times کے عنوان پر ریویو آف ریلیجنز انگریزی بابت جولائی میں ایک مضمون شائع ہو رہا ہے The Haque Halland کے ایک مشہور مصنف نے اسلام اور مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے اخبار میں مضمون شائع کروائے۔ اسی کے جواب میں ایک مدلل مضمون مذکورہ عنوان پر شائع ہو رہا ہے۔ اس میں اسلام اور عیسائیت کے بارے میں مقابلۃً دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ یہ غیر از جماعت لوگوں میں تبلیغ کے لئے بہت اعلیٰ مضمون ہے۔

احباب ریویو آف ریلیجنز کے مذکورہ ایشوع کو زیادہ تعداد میں خرید کر ذی علم لوگوں کے اندر تقسیم کروا کر خدا تعالیٰ سے برکت حاصل کریں۔ قیمت فی رسالہ صرف ایک روپیہ علاوہ ڈاک اور پیکنگ کے خرچ کے۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی

ضروری اطلاع

صوفی علی محمد صاحب ساکن گکھانوالی ضلع سیالکوٹ کو مرکزی دفتر کی طرف سے وصایا کے لئے مقرر نہیں کیا گیا۔ اور اس کی اطلاع انہیں دی جا چکی ہے۔ لہذا آئندہ وہ اس کام سے مجتنب رہیں۔ اور احباب بھی مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

تعلیم و تربیت اور تحریک جدید کی عظمت

"تعلیم و تربیت ایک نہایت ہی اہم کام ہے جسے تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا۔ سینما کا ترک۔ غریبوں کی امداد وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ حقیقتاً اس تحریک کے ذریعہ جماعت کے افراد خصوصاً نوجوانوں کے اندر عملی زندگی۔ بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا ہے۔"

(فرمودہ حضرت اقدس)

کیا اراکین جماعت انصار و خدام اس امر کا محاسبہ فرمائیں گے کہ ہم کس حد تک اس تحریک کے ذریعہ فیض یاب ہوئے ہیں؟

(از وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعانت الفضل

(۱) مکرمہ بیگم صاحبہ عزیز الدین اینڈ سنز زرگر احمد صاحب چوک نواب صاحب لاہور نے اپنے بچے منیر احمد صاحب کے میٹرک میں فرسٹ ڈویژن لے کر پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ دس روپے بطور اعانت اخبار الفضل کو ارسال کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے دو مستحق احباب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

احباب منیر احمد کی مزید علمی کامیابیوں کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ منشی غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل نے اپنے خاوند مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کی غرض سے مبلغ پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب منشی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ع

"خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں"

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) چند دن ہوئے عاجز کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ دایاں بایاں پاؤں دونوں پر زخم ہیں تمام دوستوں اور بزرگوں سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ مولا کریم مجھے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ شیخ منیر الدین بہاول نگر

(۲) میرے منجھلے بھائی عزیزم وسیم احمد کو دوبارہ ٹائیفائڈ کا عارضہ ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ سخت بیمار رہے۔ بزرگان کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اہلیہ منیر الدین از بہاول نگر

(۳) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ اور ان کے بچے موسمی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ مظفر احمد ربوہ

(۴) ہمارے ایک مخلص دوست فضل حق صاحب کی صاحبزادی بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ سارجنٹ نذیر احمد ساجد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۹

(۵) میں معدہ اور انتڑیوں کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔ ریاض احمد اختر راولپنڈی

(۶) میری والدہ محترمہ کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔ (ریاض احمد اختر راولپنڈی)

(۷) میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صحابی ورمی بعارضہ نزلہ و پرانی کھانسی بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت یابی و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے مبارک علی کی صحت یابی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ محمد علی خان امجد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ

(۸) بندہ ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مصیبت سے نجات بخشے۔ محمد شفیع قریشی

(۹) خاکسار نے امسال ادیب عالم کا امتحان دیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ عطاء اللہ خان دارالرحمت ربوہ

جھوڈو کے قریب تیل کے کنویں کی کھدائی

کراچی کے مشرق میں ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر تیل کے ایک گہرے کنویں کی کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ کنواں دو میل گہرا ہوگا۔

چند ماہ قبل ڈگھ کا یہ مقام جہاں پاک۔ سٹانویک نے اپنے پہلے کنویں کی کھدائی شروع کی ہے۔ ایک ویران علاقہ تھا۔ یہاں زراعت تھی اور نہ آبادی اس کے چاروں طرف آٹھ آٹھ میل تک آدمی کی صورت بھی نظر نہیں آتی تھی۔ اور یہاں کی گھنی گھاس میں سانپ بچھو کثرت سے پائے جاتے تھے

لیکن آج یہ جگہ دیو ہیکل مشینوں کے شور سے گونج رہی ہے۔ چالیس ٹن وزنی موٹر گاڑیاں کچی سڑک پر ہلتی ڈولتی آتی اور جاتی رہتی ہیں۔ اور دو میل کے فاصلہ پر جب ہوائی جہاز اترتا ہے تو فضا میں اہتزاز پیدا ہو جاتا ہے۔ کھدائی کرنے والے اپنے کام میں تندہی کے ساتھ مصروف نظر آتے ہیں۔

تیل کی تلاش کے سلسلہ میں کام کا آغاز ستمبر ۱۹۵۴ء میں ہو گیا تھا جب کہ حکومت پاکستان اور اسٹینڈرڈ آئل کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے۔ اس معاہدہ کے تحت کمپنی مذکور کو پاکستان کے کچھ علاقوں میں تیل کی تلاش کرنے کی اجازت دی گئی تھی حکومت تیل کی تلاش کے اخراجات ۲۵ فیصد کی حد تک برداشت کرے گی۔ اور اگر تیل کی تلاش میں کامیابی ہو گئی تو تیل یا گیس میں حکومت کا حصہ ۲۵ فی صدی ہوگا۔

مغربی پاکستان میں کمپنی کو سات ہزار دو سو مربع میل جگہ زمین دی گئی ہے ارضی طبقات کے نقطۂ نظر سے اس کے متعلق بہت کم معلومات تھیں۔ چنانچہ پاک۔ اسٹانویک کمپنی نے سب سے پہلے دسمبر ۱۹۵۵ء میں ۶۵ لاکھ روپے کے خرچ سے زمینی اور فضائی جائزہ کا کام شروع کر دیا۔ اس جائزہ کے بعد پتہ چلا کہ موجودہ جگہ جہاں کنواں کھودا جا رہا ہے سب سے زیادہ امید افزا ہے۔

اس سال اپریل کے شروع میں کمپنی کا ساز و سامان امریکہ سے بندرگاہ کراچی پہنچنا شروع ہو گیا۔ کھدائی کے برموں اور دوسرے سامان کی پاکستان روانگی سے قبل امریکہ میں جانچ کر لی گئی تھی۔

مشینیں اور تمام بھاری سامان حکام پاکستان کے تعاون سے تیز رفتاری کے ساتھ اس جگہ پہنچا دیا گیا۔ جہاں کنواں کھودا جانے والا تھا۔ یہ جگہ جھوڈو سے آٹھ میل دور ہے۔

سامان کے پہنچتے ہی مشینوں کے نصب کرنے کا کام شروع ہو گیا۔ اونچی نیچی زمین کو ہموار کرنے کے لئے بلڈوزر چلنا شروع ہو گئے۔ تاکہ ہوائی جہازوں کے اترنے کے لئے میدان بنا دیا جائے۔ اور مزدوروں نے صحرا کے بیچ میں ایک چھوٹی بستی کی تعمیر شروع کر دی۔

مختصر یہ کہ سات ہفتوں کے اندر اندر تمام ابتدائی کام مکمل ہو گیا۔ اور کھدائی شروع کرنے کی منزل آ گئی۔

۱۱ر مئی کو بوقت ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ پاکستان کے وزیر تجارت و صنعت ابراہیم رحمت اللہ نے ایک بٹن دبایا۔ جس کے دباتے ہی برمے نے زمین کی کھدائی شروع کر دی اس موقع پر تین سو افراد موجود تھے جن میں ڈیڑھ سو امریکی اور پاکستانی کھدائی کرنے والے بھی شامل تھے۔

اس موقع پر اسٹینڈرڈ ویکوم آئل کمپنی کے شعبہ پیداوار کے جنرل مینیجر مسٹر ٹی۔ ٹی۔ کانگر نے تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ پاک۔ اسٹانویک اور ساؤتھ ایسٹرن ایشیا ڈریلنگ کمپنی کی طرف سے کئی پاکستانیوں کو امریکہ میں فنی تربیت دی جا رہی ہے۔ ان لوگوں کی پاک۔ اسٹانویک نے ہم کھدائی کے سلسلے میں خدمات حاصل کی ہیں۔ یہ لوگ تربیت مکمل کر لینے کے بعد امریکی فنی ماہرین کی جگہ کام کریں گے۔

مستقبل کے متعلق مغربی ماہرین کے اندازے

68

کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کے اساتذہ عالمی وسائل کے اہم مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ انسان ایک ایسی نئی تہذیب کے آغاز کے قریب پہنچ چکا ہے۔ جب کہ آئندہ سو سال میں دنیا کی آبادی موجودہ آبادی کے مقابلہ میں دوگنی یا چوگنی ہو جانے کے باوجود فنی معلومات اس قدر ترقی کر جائیں گی کہ لوگوں کے رہنے سہنے اور ان کے کھانے پینے کا معقول انتظام موجود ہوگا۔ اور معدنیات غذائیں اور دوسری ضروریات زندگی کی کمی نہیں ہوگی

سائنسدانوں نے بہر حال اس بات کی پیشگوئی کی ہے کہ ایک چیز کی ممکن ہے کمی واقع ہو جائے اور وہ دماغی طاقت ہے۔ بے انتہا بڑھتی ہوئی عالمی آبادی کی تہذیب و تمدن کے لئے تعلیمیافتہ مردوں اور عورتوں کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ وہ موزوں اور مناسب تہذیبی منصوبے تیار کر سکیں

ارضی کیمیا کے پروفیسر ڈاکٹر ہیریسن براؤن نے پیشگوئی کی ہے کہ صنعت سازی کا کام بہت تیزی سے بڑھے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماہرین موجود ہیں۔ جو اس کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی پیشگوئی کی ہے کہ امریکہ کی صنعت سازی کے معیار کی روشنی میں خام اشیاء کی فی کس کے حساب سے ضرورت تیزی سے بڑھے گی

ڈاکٹر ہیریسن نے کہا کہ جوں جوں آبادی بڑھے گی۔ مشینی تہذیب عام اور وافر خام اشیاء مثلاً ہوا، سمندر کا پانی، پہاڑوں کی چٹانوں اور دھوپ کو زیادہ سے زیادہ استعمال میں لائے گی۔ ان چیزوں کے استعمال سے متعلق اب بہت سی فنی معلومات دریافت کی جا چکی ہیں۔

ڈاکٹر براؤن نے پیشگوئی کی ہے وہ دن بھی آ جائے گا۔ جب دنیا کے بڑے بڑے کارخانے پہاڑ کے چٹانوں کا اسی طرح مصرف کریں گے۔ جس طرح تیل صاف کرنے والے کارخانے خام پٹرول کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہوگا۔ جب دنیا عالمی مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشینی تہذیب میں بھی بہت سی خامیاں ہیں۔

نباتیات کے پروفیسر ڈاکٹر جیمز بونر کے خیال کے مطابق غذائی مسئلہ ناقابل حل نہیں معلوم ہوتا۔ وہ مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ متداول طریقۂ کاشت کی ترقی سے عالمی غذائی پیداوار کو بہت کچھ بڑھایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں کاشتکاری کے جدید اصول اور نئی معلومات سے عالمی آبادی کے متوقع اضافہ کے مطابق پیداوار میں بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

نفسیات کے مددگار پروفیسر ڈاکٹر جان ویر نے ترقی کے امکانات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ انسان کی دماغی قوت پر منحصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ماہرین اور لائق و موزوں سائنسدانوں اور انجینیروں کی ضرورت ہوگی لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سب سے اہم مسئلہ وسائل کی کمی نہیں۔ بلکہ دماغی قوت ہے، جس کی ترقی کے بغیر ہم وسائل کو کام میں نہیں لا سکتے۔

دماغی صلاحیتوں کو ضائع ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے ڈاکٹر ویر نے سفارش کی کہ معاشرہ کی جانب سے اس بات کی مستعدی کے ساتھ کوشش ہونی چاہیئے کہ نوجوان اور ان آدمیوں کو جن میں سائنسدانوں اور انجینیر بننے کی فطری صلاحیت پائی جائے۔ اعلیٰ تعلیم کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ اور ان کی ہمت افزائی کی جائے۔ یہی نہیں ایسے نوجوانوں کو ڈھونڈ کر نکالا جائے۔ انہوں نے طریقۂ تعلیم کو بہتر بنانے کا بھی مشورہ دیا تاکہ ذکی اور ذہین لوگوں میں غور و فکر کا مادہ پیدا ہو۔ (سیرین)

دعائے مغفرت

میرے نانا جان ملک ہدایت اللہ خان صاحب پنشنر پولیس ساکن خوشاب مورخہ ۲/۷/۵۶ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی مقبرہ بہشتی قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی درجات کیلئے

پاکستان عظیم قربانیوں کے ذریعہ ہی معرض وجود میں آیا تھا اس کے استحکام کے لئے پہلے سے بھی زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے

قائم مقام صدر الحاج عبدالوہاب خان کا پیغام عید

کراچی ۲۰ر جولائی۔ قائم مقام صدر الحاج عبدالوہاب خاں نے کل قوم کے نام پیغام عید نشر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ساری دنیا کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں۔ اور ہمیں اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ ہم نے صرف ایک قطعۂ زمین کے حصول کے لئے نہیں۔ بلکہ ایک نصب العین کے لئے جدوجہد کی تھی۔ الحاج عبدالوہاب خاں نے کہا۔ کہ اسلام کے تمام عظیم اصول ہمارے آئین میں شامل ہیں۔ اس آئین کی نظر میں پاکستان کے تمام شہری ایک ہیں۔ اور انہیں ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔ آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا بھی پورا تحفظ کیا گیا ہے۔ اور انہیں اپنے مذہب پر عمل کی پوری آزادی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ ہر شہری کو تقریر اور اظہار خیال کی پوری اجازت دی گئی ہے۔ سماجی اور معاشی انصاف کے تمام عظیم اصول بھی آئین میں شامل کئے گئے ہیں۔

قائم مقام صدر نے کہا۔ آیئے آج عید کے دن ہم سب یہ عہد کریں۔ کہ ہم اپنے عظیم آئین کا لفظی اور معنوی اعتبار سے پورا احترام کریں گے اور اس طرح دنیا پر ثابت کر دیں گے۔ کہ پاکستان ایک قطعۂ ارض ہی نہیں ایک عظیم معاشرہ ہے۔ جو ساری دنیا کے لئے نمونہ ہوگا۔ یہ وہ امتحان ہے۔ جس میں ہمیں پورا اترنا ہوگا۔

الحاج عبدالوہاب خاں نے تمام پاکستانیوں کو عید کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اور آپ کے لئے عید کا یہ دن مبارک کرے۔ میں آپ سب کی خدمت میں حکومت اور اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ نے کہا اس وقت صدر سکندر مرزا اور وزیر اعظم محمد علی اپنے قومی فرائض کی بجاآوری کے سلسلے میں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ہمیں آج کے مبارک دن یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ ملک کے ان دو نامور فرزندوں کی کوششوں سے پاکستان کی عظمت دوبالا ہو۔ اور دوسرے ملکوں سے دوستانہ تعلقات کے قیام اور بحالی امن میں مدد ملے۔ آپ نے مزید کہا۔ عید الاضحیٰ قربانی کا دن ہے۔ اور ہم سب کو معلوم ہے۔ کہ خدا کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے قربانی مانگی گئی تھی۔ یہ باپ اور بیٹے کے جذبۂ ایثار کی آزمائش تھی۔ دونوں نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے دل کی گہرائی سے قربانی دی جو منظور کی گئی یہ قربانی تقویٰ اور جذبۂ ایمان کی نادر مثال تھی۔ جس سے خداوند کریم کی خوشنودی حاصل ہوئی۔ اور اس کا فضل نازل ہوا"

قائم مقام صدر نے مزید کہا "قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ قربانی کے جانوروں کا گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتا بلکہ صرف تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔ پاکستان قربانیوں سے معرض وجود میں آیا تھا لیکن اب اس کے استحکام اور خوشحالی کے لئے اس سے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جو تقویٰ سے ہو

ایک مخلص دوست کی وفات

محمد حسین صاحب مرحوم ایک مخلص احمدی محترم مولوی یحییٰ الدین صاحب مرحوم ساکنہ میانجی ضلع کوہاٹ کے صاحبزادہ تھے۔ مولوی صاحب مرحوم پر احمدیت قبول کرنے کے بعد مخالفین احمدیت نے کئی دفعہ قاتلانہ حملہ کیا۔ مگر اس مرد مومن نے نہایت استقلال اور صبر سے سالہا سال تکالیف کو برداشت کیا۔ اور تبلیغ احمدیت میں منہمک رہے۔ اللہ تعالےٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں مرحوم کی روح پر۔

مرحوم کی وفات کے بعد ان کے لڑکوں محمد حسین صاحب۔ محمد کریم صاحب اور عبدالمجید صاحب نے بھی مدت تک تکالیف اٹھانے کے بعد آخر مجبور ہو کر کوہاٹ شہر کے قریب محترم خان بہادر محمد علی خان صاحب مرحوم کے لڑکے خان بہادر محمد خان صاحب کے گاؤں میں ہجرت کی۔ مرحوم محمد حسین صاحب کے پیٹ میں ایک مہلک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے مورخہ ۲ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کی خدمت میں مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر دارالصدر غربی ربوہ

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس یکم اگست سے شروع ہو رہا ہے

اجلاس میں دیگر امور کے علاوہ طریق انتخاب کا فیصلہ بھی کیا جائیگا

لاہور ۲۰ر جولائی۔ یکم اگست سے مغربی پاکستان کا اجلاس ہو رہا ہے۔ خیال ہے اس میں دیگر اہم امور کے علاوہ طریق انتخاب کے متعلق بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق صدر سکندر مرزا نے تحریک دو ماہ ہوئے کہ پہلے دونوں صوبائی اسمبلیوں کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ اگست کے دوسرے ہفتے تک یہ فیصلہ کریں کہ وہ مخلوط انتخاب کے حق میں ہیں یا جداگانہ انتخاب کے حق میں۔ صوبائی اسمبلی کی رائے معلوم کرنے کے لئے یہ حکم آئین کی دفعہ ۱۴۵ کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ قومی اسمبلی اپنے ستمبر کے اجلاس میں اس اہم مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکے مرکزی حکومت کی رائے ہے کہ پاکستان میں عام انتخابات آئندہ سال کے اوائل میں منعقد ہو جائیں۔ لیکن اگر صوبائی اسمبلیوں نے اس اہم مسئلہ کے متعلق اپنی رائے دینے میں تاخیر کی تو قومی اسمبلی اپنے دعا کے اجلاس میں یہ فیصلہ نہیں کر سکے گی کہ ملک میں مخلوط طریقہ پر انتخابات رائج کی جائے یا جداگانہ اس فیصلہ کے بغیر انتخابی حلقوں کا تعین اور [illegible]

ریاست خیرپور میں تیل کے کنوؤں کی کھدائی

کراچی ۲۰ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خیرپور کے قریب تیل کے کنوئیں کھودنے کا کام اگلے مہینے کے دوسرے ہفتے میں شروع کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں ابتدائی انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ مغربی پاکستان میں اس وقت تین مقامات پر تیل کی تلاش کے لئے کنوئیں کھودے جا رہے ہیں جو کراچی ضلع جہلم اور ضلع خیرپور میں واقع ہیں۔

ملایا دو ارب ڈالر قرض لے گا

کوالالمپور ۲۰ر جولائی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ ملایا تنکو عبدالرحمان حکومت برطانیہ سے دو ارب ملائی ڈالر کی مالیت کا قرضہ طلب کریں گے۔ وزیر اعلیٰ اس سال اکتوبر میں لندن جا رہے ہیں۔ جہاں آپ برطانیہ سے باہمی تحفظ اور تعاون کے متعلق ایک سمجھوتے کی آخری تفصیلات طے کریں گے۔ ترقیاتی قرضہ بھی اس معاہدے کی ایک شق ہوگا۔ مسٹر عبدالرحمن نے امید ظاہر کی ہے کہ برطانیہ ملایا کو مطلوبہ قرضے دینے پر رضامند ہو جائے گا کیونکہ اگست ۱۹۵۷ء میں ملایا آزاد ہو رہا ہے اور اس سے قبل بعض ضروری انتظامات کے لئے اسے سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ وزیر اعظم ملایا کے وزیر خزانہ نے بتایا کہ حکومت ملایا کو کمیونسٹوں کے خلاف مہم میں بیس کروڑ ڈالر خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

چیکوسلاویکیہ کا تجارتی وفد کراچی آئیگا

کراچی ۲۰ر جولائی۔ پاکستان سے تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید کے لئے چیکوسلاویکیہ کا ایک تجارتی وفد ۲۲ر جولائی کو کراچی پہنچ رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی ذرائع سے معاہدہ کی بات چیت کچھ عرصہ سے جاری ہے مشرقی یورپ کے ملکوں میں سے پولینڈ پہلے ہی پاکستان سے تجارتی معاہدہ کر چکا ہے ہنگری کا ایک تجارتی وفد کراچی میں موجود ہے

تبدیلی نام

احباب مطلع رہیں۔ کہ خاکسار نے رجوبی۔ اے ایف چک لالہ میں A … ہے۔) اپنا نام اللہ رکھا کی بجائے طارق محمود ظفر رکھ لیا ہے۔
خاکسار Pak 60169 اے سی اللہ رکھا (حال طارق محمود ظفر)
پوسٹ بکس ۲۰ پی۔ اے ایف چک لالہ راولپنڈی

…کام دہندگان کی تیاری کا کام بھی شروع نہیں کیا جا سکتا۔

…کے بغیر نہیں دی جا سکتیں۔ اس مقصد کے لئے ہم کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کے لئے تیار رہنا ہوگا اور ذاتی مفادات کو یکسر فراموش کرنا ہوگا۔